سرداب کے آداب اور حضرت حجۃ القائم (عج) کی زیارت

اصل بات شروع کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے جو کتاب ہدیہ میں کتاب تحیہ سے منقول ہے کہ یہ سرداب پہلے امام حسن عسکری اور امام علی نقی علیہما السلام کے گھر میں تھا یہ تہہ خانہ یا سرداب جو اماö کے گھر میں تھا موجودہ عمارت کی تعمیر سے قبل اس تک پہنچنے کا راستہ اس گھر کے اندر ہی تھا جو جناب نرجس خاتون (س) کی قبر کے نزدیک سے ہو کر گزرتا تھا اور ممکن ہے کہ اب وہ جگہ رواق میں آ گئی ہو اس سے پہلے زائرین اس گھر کے اندر والے راستے سے جاتے تھے تو ایک تاریک برآمدے میں سے گزر کر سرداب میں اس جگہ پر پہنچتے تھے جہاں امام العصر (عج) غائب ہوئے تھے جسے آج کل آئینہ کاری اور بجلی کے قمقموں سے سجا دیا گیا ہے۔ نیز وہ جالیاں جو سرداب میں سورج کی روشنی آنے کے لیے لگائی گئی تھیں وہ قبلہ کی سمت عسکریینؑ کے صحن مبارک میں تھیں جن کو اب محرابی شکل دے کر منقش کر دیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ قبل ازیں لوگ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام کے حرم مبارک ہی سے تینوں زیارتیں یعنی دونوں ائمہؑ کی زیارت اور سرداب کے اعمال بجالاتے تھے (یعنی دونوں ائمہؑ کی زیارت کے بعد زینے بند کر دیے گئے ہیں اور ائمہؑ کی زیارت کے بعد مسجد کے اندر بنائے گئے زینے کے ذریعے سرداب میں جاتے ہیں) اسی لیے شہید اولؒ نے عسکریینؑ کی زیارت کے بعد سرداب اور پھر جناب نرجس خاتون (س) کی زیارت نقل فرمائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سو سال سے کچھ پہلے جناب احمد خاں دنبلی نے ایک بہت بڑی رقم اکٹھی کر کے ان دونوں آئمہؑ کے صحن اور قبہ کو موجودہ شکل میں تعمیر کرایا اس میں روضہ، رواق اور قبہ بلند بنایا اور سرداب کے لیے الگ صحن بنایا اور حرم کے اندر سے سرداب کو جانے والا راستہ بند کر کے مسجد کے اندر سے نیا راستہ بنوایا نیز سرداب میں عورتوں کیلئے علیحدہ برآمدہ بنایا جیسا کہ وہ آج کل موجود ہے لہٰذا پہلا راستہ اور سرداب کا دروازہ بالکل بند ہو گیا ہے اور اس کا اب نشان بھی باقی نہیں ہے لہٰذا حرم کی قدیمی عمارت کے لحاظ سے جو آداب وارد ہوئے ہیں ان کے انجام دینے کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی کیونکہ دو الگ الگ قبے بن چکے ہیں اور آمدورفت کے پرانے راستے بند کر دیے گئے ہیں سرداب میں پڑھنے کے لیے جو زیارتیں نقل ہوئی ہیں ان کے پڑھے جانے میں اس تبدیلی سے کوئی فرق نہیں آیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیفیت زیارت سرداب

علماء اعلام کی تصریح اور استقراء کے مطابق ہر دروازے پر اذن دخول کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور ہر امامؑ کی زیارت کے وقت جس دروازے سے ممکن ہو اذن دخول لینا ضروری ہے لہٰذا اب جو نئے دروازے بنائے گئے ہیں انہی دروازوں پر رک کر اذن دخول پڑھنا اور پھر اندر جانا چاہیے اور اذن وخول پڑھے بغیر کسی زائر کو نہیں جانا چاہیے۔سرداب کے اندر جانے کا اذن دخول وہ زیارت ہے جو اگلے صفحات پر زیارت دیگر کے عنوان سے آ ئیگی اور اسکی ابتداان الفاظ سے ہوتی ہے "اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ اللهِ" اور اس کے آخر میں اذن وخول کے جملے ہیں لہٰذا سرداب میں اترنے سے پہلے یہی زیارت دروازے پر کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیے۔سید بن طاؤس نے بھی سرداب میں جانے کیلئے ایک اذن دخول نقل کیا ہے جس کا مضمون اس اذن دخول جیسا ہے جو ہر امامؑ کے حرم میں داخل ہونے سے پہلے پڑھا جاتا ہے جسے ہم نے باب زیارت کی دوسری فصل کے شروع میں نقل کیا ہے۔ نیز سرداب میں داخل ہونے کیلئے علامہ مجلسیؒ نے بھی ایک اذن دخول نقل فرمایا ہے جس کا آغاز ان جملوں سے ہوتا ہے "اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ بُقْعَةٌ طَهَّرْتَهَا وَعَقْوَةٌ شَرَّفْتَهَا" اسے بھی ہم زیارات کی دوسری فصل کے آغاز میں نقل کر آئے ہیں پس جب اذن دخول پڑھ چکے تو سرداب کے اندر چلا جائے اور حضرت صاحب العصرؑ کی زیارت اس طرح پڑھے۔ جو انہوں نے خود فرمایا ہے، چنانچہ شیخ احمد بن ابی طالب طبرسیؒ نے الاحتجاج میں روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت سے چند سوال کیے تو ناحیہ مقدسہ سے ان کا جواب محمد حمیری کے پاس آیا جو یوں تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لاَ لاَمْرِهِ تَعْقِلُونَ وَلاَ مِنْ أَوْلِيائِهِ تَقْبَلُونَ حِكْمَةٌ بالِغَةٌ فَمَا تُغْنِی

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ہے نہ وہ اس کے فعل پر غور کرتے ہیں اور نہ اس کے دوستوں کی بتائی ہوئی دانائی کی

النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لاَ يُؤْمِنُونَ اَلسَّلامُ عَلَيْنا وَعَلَى عِبادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

باتیں قبول کرتے ہیں تو کیا ڈرانے والے کافی نہیں ہیں سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com